جاء الحق
وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
قادری پبلشرز لاہور
کاوش۔مولانا ارسلان
عطاری المدنی
ابو طیب ابراھیم عطاری

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

جاء الحق

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

حصّہ اوّل

مُصنّف

حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

قادری پبلشرز

منظور منزل، ۴۲، اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	•••-----•••	جاء الحق
مصنف	•••-----•••	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	•••-----•••	فروری 2003ء
تعداد	•••-----•••	گیارہ سو
کمپوزنگ	•••-----••• /	words maker Lhr.
باہتمام	•••-----•••	غلام عبد القادر خان
ناشر	•••-----•••	قادری پبلشرز لاہور
قیمت	•••-----•••	روپے

جواب: یہاں مجازاً خطا کو عصیان فرمایا گیا اور غوی کے معنی گمراہی نہیں بلکہ مقصود نہ پانا ہیں یعنی حیات دائمی کے لئے گندم کھایا تھا۔ دیکھو روح البیان نیز یہی آیت جب رب نے ان کے بھول جانے کا بار بار اعلان فرمایا تو عصی سے گناہ ثابت کرنا کلام اللہ میں تعارض پیدا کرنا ہے۔

اعتراض (۴): ابراہیم علیہ السلام نے چاند سورج بلکہ تاروں کو اپنا خدا مانا کہ فرمایا هٰذَا رَبِّیْ اور یہ صریحی شرک ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پہلے شرک کیا پھر توبہ کی۔

جواب: اس کا جواب مقدمہ میں گزرا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے بطریق سوال فرمایا کہ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر خود ہی اس کا جواب مع دلیل بھی ارشاد کیا کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کیونکہ اس سے پہلے ارشاد ہوا۔ وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ. پھر ستارے دیکھنے کا واقعہ بیان ہوا اور بعد میں فرمایا وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ اس ترتیب سے معلوم ہوا کہ ملکوت عالم دیکھنے کے بعد ستاروں کا واقعہ ہوا اور رب نے اس کلام کی تعریف فرمائی۔ اگر یہ بات شرک تھی تو تعریف فرمانا کیسا؟ پھر تو سخت عتاب ہونا چاہیے تھا۔

اعتراض (۵): ابراہیم علیہ السلام نے تین بار جھوٹ بولا کہ آپ تندرست تھے مگر قوم سے فرمایا انی سقیم (قرآن) میں بیمار ہوں۔ خود بتوں کو توڑا مگر قوم کے پوچھنے پر فرمایا۔ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا۔ اس بڑے بت نے یہ کام کیا۔ اپنی بیوی حضرت سارہ کو فرمایا هٰذِهٖ اختی یہ میری بہن ہیں اور یقیناً جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ معصوم نہیں۔

جواب: اس کے چند جواب ہیں۔ ایک یہ کہ بحالت مجبوری جبکہ جان کا خطرہ ہو تو جھوٹ گناہ نہیں حتیٰ کہ ایسی مجبوری میں منہ سے کفر بھی نکال دینے کی اجازت ہے۔ اَلَّا مَنْ اُکْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ جن موقعوں پر آپ نے یہ کلام فرمائے وہاں یا تو خطرۂ جان تھا یا خطرۂ عصمت تھا۔ وہ ظالم بادشاہ آپ سے حضرت سارہ کو جبراً چھیننا چاہتا تھا اور دوسرے موقعوں پر آپ کو خطرۂ جان تھا اس لئے یہ فرمایا (روح البیان آیت بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ لہٰذا یہ فعل گناہ نہ ہوا۔ دوسرے یہ کہ ان میں سے کوئی کلام جھوٹ نہیں بلکہ اس میں بعید معنی مراد لئے گئے ہیں جسے توریہ کہتے ہیں۔ توریہ ضرورۃً جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا سے فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائے گی۔ دیکھو ایک شخص نے اونٹ مانگا تو فرمایا کہ تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ ایک صحابی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ وغیرہ (مشکوٰۃ باب المزاح) حضرت سارہ کو بہن فرمانے سے دینی بہن مراد تھی نہ کہ نسبی۔ جیسے کہ داؤد علیہ السلام کے پاس دو فرشتے بشکل مدعی مدعی علیہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً "یہ میرا بھائی ہے جس کے پاس ۹۹ بکریاں ہیں۔ یہاں بھائی اور بکریوں کے مجازی معنی مراد ہیں۔ ایسے ہی آپ کا یہ فرمانا کہ انی سقیم اس کے معنی ہیں میں بیمار ہونے والا ہوں نہ کہ فی الحال بیمار جیسے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ یا سقیم سے دلی بیماری یعنی ناراضی و رنج مراد ہے۔ یعنی میرا دل تم سے ناراض ہے۔ اسی طرح بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ میں کبیر سے رب تعالیٰ مراد ہے اور هٰذَا سے اسی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ کفار رب تعالیٰ کو بڑا خدا اور بتوں کو چھوٹے معبود سمجھتے تھے یعنی یہ کام اس رب کا ہے جسے تم ان سب سے بڑا سمجھتے ہو نبی کا کام رب کا ہی کام ہے۔ وہ سمجھے کہ اس بڑے سے بڑا بت مراد ہے یا فَعَلَهٗ شک کے طریقہ پر فرمایا یعنی بڑے بت نے کیا ہوگا اور شک انشاء ہے جس میں جھوٹ سچ کا احتمال نہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رب